## 38579 ـ جب قيء غالب ہواوربغير ارادہ وقصد كے كچھ معدہ ميں واپس چلى جائے توروزہ فاسد نہيں ہوتا

**سوال**

ميں حمل كے دوسرے ماہ ميں ہوں اور رمضان المبارك ميں مجھے قيء آتى ہے رہتى اوربعض اوقات تو مغرب سے تھوڑى دير قبل آتى ہے ، اوربعض اوقات محسوس ہوتا ہے كہ حلق تك آپہنچى ہے اس كا حكم كيا ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول :

امام خطابى اورابن المنذر رحمہ اللہ تعالى نے ذكر كيا ہے كہ :

علماء كرام كا اس ميں كوئي اختلاف نہيں كہ جان بوجھ كريعنى عمدا قيء كرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، اوريہ كہ اگر قيء غالب آجائے ( يعنى خود بخود ہى آئے ) تو اس سےروزہ فاسد نہيں ہوتا ـ

ديكھيں : المغنى لابن قدامہ المقدسى ( 4 / 368 ) ـ

اس كى دليل سنت نبويہ ميں پائي جاتى ہے امام ترمذى رحمہ اللہ تعالى ابوھريرہ رضي اللہ تعالى عنہ سے بيان كرتے ہيں كہ رسول اكرم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

( جس پر قيء غالب آجائے ( يعنى خود آئے ) اس پر قضاء نہيں ، اورجوجان بوجھ كرعمدا قيء كرے اسے قضاء كرنا ہوگي )

سنن ترمذي حديث نمبر ( 720 ) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اسے صحيح ترمذى ميں صحيح قرار ديا ہے ـ

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى فتاوى ميں كہتے ہيں :

قيء كے بارہ ميں يہ ہے كہ اگر عمدا قيء كى جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا ، ليكن اگر خود بخود آئے تو روزہ نہيں ٹوٹے گا ـ ا ھـ

ديكھيں مجموع الفتاوى الكبرى ( 25 / 266 ) ۔

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا :

جس شخص كوخود بخود ہى قيء آجائے كيا وہ اس دن كے روزہ كى قضاء كرے گا كہ نہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا :

اس پر قضاء نہيں ، ليكن اگر اس نے جان بوجھ كرقيء توقضاء كرنا ہوگي ، اورمندجہ بالاسابقہ حديث سے ہى استدلال كيا ہے ۔ اھـ

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے مندرجہ ذيل سوال پوچھا گيا :

كيا رمضان المبارك ميں قيء سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ؟

توشيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا :

اگرتوانسان نے عمداقيء كى ہوتو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، ليكن اگر خود بخود ہى قيء ہوجائے تو اس سے روزہ نہيں ٹوٹتا ، اس كى دليل ابوھريرہ رضي اللہ تعالى كى حديث ہے ، اوراوپربيان كى گئي حديث ہى ذكر كى ہے ۔

اگرآپ كوخود بخود قيء آجائے توآپ كا روزہ نہيں ٹوٹے گا ، اوراگر انسان يہ محسوس كرے كہ اس كے معدہ ميں گڑبڑ ہے اورہوسكتا ہے اس ميں سے كچھ باہر نكل آئے توكيا ہم يہ كہيں گے كہ : آپ پرواجب ہے كہ اسے روكيں ؟ يا پھر اسے جذب كرليں ؟ نہيں ، ليكن ہم يہ كہيں گے :

آپ ايك الگ اور درميانہ موقف اختيار كريں ، نہ تو جان بوجھ كرقيء كريں اور نہ ہى اسے روكيں ، اس ليے كہ اگر جان بوجھ كرقيء كروگے توروزہ ٹوٹ جائے گا ، اوراگر اسے روكيں گے تو اس سے ضرر اورنقصان اٹھائيں گے ، اس ليے آپ اسے اس كى حالت پر چھوڑ ديں اگر توآپ كے بغير كسى فعل اوردخل كے باہر نكل آئے توآپ كوكچھ نقصان نہيں اورنہ ہى اس سے روزہ ٹوٹے گا ۔ ا ھـ ۔ ديكھيں فتاوى الصيام صفحہ نمبر ( 231 ) ۔

دوم :

جب قيء انسان كے بغير قصدو ارادہ كے قيء معدہ ميں واپس آجائے تواس كا روزہ صحيح ہے ، اس ليے كہ ايسا اس كے اختيا كر بغيرہوا ہے ۔

اللجنۃ الدائمۃ ( مستقل فتوى كميٹى ) سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا :

روزہ دار نے قيء کی اوربغیر کسی عمد کے نگلنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اگرتوجان بوجھ کرقيء کی تواس کا روزہ فاسد ہوگیا ، لیکن اگر قيء خود بخود ہی آجائے توروزہ فاسد نہیں ہوگا ، اوراسی طرح اگر اس نے جان بوجھ کر اسے نہیں نگلا توروزہ فاسد نہیں ہوگا ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 10 / 254 ) ۔

واللہ اعلم .